نوحہ

سر جھکائے فاطمہؑ روتی رہی دربار میں
ظلم کیا کیا سیدہؑ سہتی رہی دربار میں

وہ گواہ جن کی صداقت ہے رقم قرآن میں
آیتیں جبرئیلؑ لے کر آئے جن کی شان میں
اُن گواہوں پر جفا ہوتی رہی دربار میں

صورتِ مجرم کھڑے تھے عرشِ اعظم کے مکیں
چھیننے والے فدک کے ہائے تھے کُرسی نشیں
کلمہ گویوں کی وِغا تکتی رہی دربار میں

بغض اپنا یوں دکھایا شجرہِ گُم نام نے
کر دیا ٹکڑے سند کو فاطمہؑ کے سامنے
ہائے بابا کی صدا دیتی رہی دربار میں

وہ سند ٹکڑوں میں بنٹ کر جب ہواؤں میں اُڑی
ہو گئی یک دم ضعیفہ مصطفیؐ کی لاڈلی
خود ہی ٹکڑے سیدہؑ چنتی رہی دربار میں

164

اپنے حق کا سیدہؑ نے کر دیا جس دم سوال
کون سا حق مانگتی ہو ہنس کے بولا بد خصال
قہقہے پر قہقہہ سنتی رہی دربار میں

لوٹ کر آئی جو گھر میں فاطمہؑ خیرالنساء
پیٹ کر اپنے سروں کو بیٹیوں نے یہ کہا
کون سی کرب و بلا بنتی رہی دربار میں

چوم کر زینبؑ کے سر کو رو پڑی پھر فاطمہؑ
روتے روتے لاڈلی کو بنتِ احمدؐ نے کہا
تیرے سر کو بے رِدا تکتی رہی دربار میں

آلِ احمدؐ کو ستانے کا نہ روکا سلسلہ
آلِ ابوسفیان نے چھوڑا نہ ستم کا راستہ
ہائے آلِ مصطفیؐ جاتی رہی دربار میں

حشر میں توقیرؔ تم بھی دیکھنا وہ واقعہ
بالیقیں ناراض ہو گا اُن سے تیرا کبریا
سیدہؑ جن پر خفا ہوتی رہی دربار میں